نعرہ تکبیر

سید اکرام الحق جاوید

حقوق اہل حدیث

آواز کون اٹھائے گا ؟؟؟

ایوب خان کے دور میں اگر کسی زعیم نے حقوق اہل حدیث کے لیے آواز اٹھائی ہوگی تو تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھی گئی ہوگی۔ مگر ہماری معلومات کے مطابق پہلی بار منظم طور پر آواز اس طرح بلند ہوئی کہ حکمران اور حلیف وحریف سب کے سب سناٹے میں آگئے۔ سچ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ یہ آواز یہ غلغلہ یہ شور اس طرح چار سو اٹھا کہ وردی والے بھی سپٹا اٹھے۔ "میں وہابی ہوں۔ مجھے اس پر فخر ہے" کے آوازے جابجا سننے جانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تحریک اس طرح برپا ہوئی کہ کارکن نعرہ زن اور صف آرا ہو کر کہنے لگے "قدم بڑھاؤ ــــ علامہ ظہیر ــــ ہم تمہارے ساتھ ہیں" ــــ بھاری بھر شخصیت، بھاری بھرکم آواز اور بھاری مینڈیٹ کا حامل یہ فرزند اہل حدیث آندھی کی طرح آیا اور طوفان کی طرح چلا گیا۔ وہ بھی بت شکن تھا۔ اور یہ بھی۔ وہ غزنی سے آیا تھا یہ مدینہ سے۔ وہ تلواروں سے شعلے نکالتا۔ یہ ننننن کی آتش بازی کرتا۔ کبھی آگ حکمرانوں پر گرتی۔ کبھی اس کے چنگارے فوجی ٹوپیوں پر جا گرتے۔ بعض اپنے بھی پریشان ہونے لگے۔ بیگانے تو ہراساں تھے ہی۔ اب پتہ چلا کہ وہ سچ ہی کہہ گیا تھا۔ کون ــــ وہ بڑا وہابی ــــ کون بڑا وہابی ؟ ــــ وہی ناں۔ ارے بھئی کون ؟ ــــ جس نے کہا تھا، گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کا ایک دن بہتر ہے۔ یہ تو ٹیپو تھا۔ ایک بہادر جرنیل، ایک عظیم سلطان، اور کتاب وسنت کا داعی ....

وطن عزیز میں حقوق کی آواز حنفیوں نے بھی اٹھائی اور شیعوں نے بھی .... وہ اپنی عددی طاقت کے بل بوتے پر مطالبہ کر رہے ہیں کہ " فقہ حنفی" نافذ کی جائے ۔ جبکہ شیعہ حضرات " فقہ جعفریہ" نافذ کرانے کے درپے ہیں۔ ہمارا قومی آئین نہ کسی " فقہ" کی حمایت کرتا ہے اور نہ کسی " فتاوی عالمگیری" اور " دین اکبری" کی پشت پناہی۔ ہمارا آئین، ہماری آئینی اساس۔ صرف اور صرف وہی ہے جس کا علمبردار اہل حدیث ہے۔ یعنی کتاب وسنت۔ اس طرح کتاب وسنت ہمارے آئین کی بنیاد اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی حقانیت کی دلیل ہے ــــ ہم کیا چاہیں؟ کتاب وسنت ــــ حکومت کیا چاہے؟ کتاب وسنت، اسمبلی کیا چاہے؟ کتاب وسنت، پارلیمنٹ کیا چاہے؟ کتاب وسنت؟ تو ہر سطح پر کتاب وسنت کی مسلسل اور بھرپور حمایت کے باوجود اگر ہم کتاب وسنت والے بھی اس نصب العین کے بارے میں غفلت اور سستی برتیں تو پھر کل کے مورخ کو یہ لکھنے سے روکا نہیں جاسکتا کہ

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے !!!

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کہا کرتے تھے کہ ــــ یہ صدی اہل حدیث کی صدی ہے اور اہل حدیثو! اٹھو زمانہ تمہارے قدموں کی چاپ کا منتظر ہے۔ ایک فوجی سے لے کر جرنیل تک۔ ایک کلرک سے لیکر وزیر تک۔ دربان سے لے کر سپیکر تک اور سیکورٹی مین سے صدر تک سب کو معلوم ہے کہ حق بات اہل حدیث ہی کرتا ہے اور کتاب وسنت اس دھرتی کی بنیاد اور اس آئین کی خشت اول ہے۔ لیکن ہم کیا کریں؟ ہم ہی ٹکریوں میں بٹے ہوئے ہیں!

بقیہ صفحہ ۸ پر